

اعلیٰ حضرت اور مناظرہ



مؤلف — مولانا محمد جہا نگیر نقشبندی

بالہتمام مولانا محمد الطاف قادری رضوی

شعبہ نشر و اشاعت

انجمن انوار القادریہ
جشید روڈ نمبر 3 کراچی

ہمدانی ذخیرہ کتب

بھائی !!!!!

--- چنگل سے نکل

الحمد للہ ہم اہلسنت و جماعت ہیں اور اہلسنت کا اختلاف دیوبندیوں، دہلیوں سے کیا ہوا اور ہارہوں پر، قادیانہ، تاجپور، طود و شیریں پر اس قدر نہیں یا علم غیب عظمیٰ یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر پر، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لوری یا بشر ہونے پر۔ اگر اختلاف ان مہولات پر ہیں بھی تو قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کا حل موجود ہے اور ان مسائل میں اہلسنت ہی حق بجانب ہیں۔

اصل اختلاف تو وہ گستاخانہ عہد میں ہیں جسکو تمام علماء حق عرب و عجم نے کفریہ عہدات قرار دیا۔ ان کفریہ عہدات کی گرفت سب سے پہلے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان نے کی۔ اسکے لئے باقاعدہ ایک رسالہ صہام الحرمین کے ہم سے ترتیب دیا جس پر علماء عرب و عجم نے اتفاق کیا اور دیوبندی علماء کے خلاف انکی ان عہداتوں پر کفر کے فتوے صادر کئے۔ آج بھی دیوبندی دہلی اپنے اکابرین کی ان عہداتوں کو کفریہ مان کر توبہ کر لیں تو مسئلہ ہی ختم ہو جائے گا اور ایک فساد عظیم سے امت مسلمہ کی جان چھوٹ جائے گی۔ لیکن افسوس کہ ان عہداتوں کو تو کفریہ تسلیم کرنے میں بھی سناٹہ مانتے ہیں کہ ہماری اکابرین کو ہم برا کس طرح کہیں۔ ہم اپنے اکابرین کو کافر کس طرح کہیں۔

اصل اختلاف کو چھپانے کے لئے دیوبندیوں، دہلیوں نے اہلسنت پر طرح طرح سے شیطانی حملے شروع کر دیے ہیں اور عوام کو آپس میں لڑنے کا کام بری تیزی سے شروع کر دیا ہے۔ اس وقت اہلسنت کو ہر طرف سے اچھے بھلے فساد کا مقابلہ کرنا ہے۔ مشکل اس امر میں درپیش ہے کہ عوام علم کی کمی کی وجہ سے ان فتووں میں گمراہ جاتے ہیں اور اصل حقیقت سے توجہ ہٹانے کے لئے گستاخوں نے عوام میں ایسے شوٹے چھوڑے ہیں کہ آج ہر طرف سے آپس میں لڑنا دھڑلایا ہو رہی ہیں۔ اپنے (کم علم) ہوں کہ بیگانے، ہر طرف سے اہلسنت کو تنگ کیا جا رہا ہے۔ بھولے بھالے لوگوں میں فظاشرک، کفر، حرام و بدعت کو اتنا مشہور کر دیا ہے کہ ہر سمت سے ان لفظوں کی بھرمار ہے۔ دینی کوئی بھی معاملہ ہو فوراً۔۔۔ یہ شرک ہے، یہ کفر ہے، یہ حرام ہے، یہ بدعت ہے۔۔۔ کے فتوے عوام الناس میں عام کر دیئے ہیں۔ یہ انگریز کے بھٹو مولویوں کی چال ہے۔ اس چال سے یہ مولوی مالا مال ہے۔ بے سوچے سمجھے اس طرح سے کسی پر بے جا کفر و شرک کے فتوے لگانے سے فتویٰ لگانے والا خود ولسا ہی ہو جاتا ہے۔

اے بھائیو!

آپس میں ست الجھاؤ کرو اور ان گستاخ اور بے ادب مولویوں کے چنگل سے نکل کر چودھویں صدی کے مجدد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ اس راستہ کو پکڑ لیا تو اللہ کامیابی ہوگی۔

محمد الطاف قادری رضوی

چیمبرمین انجمن انوار اہل حق



جملہ حقوق محفوظ ہیں

سلسلہ اشاعت	_____	(۱۲) تیرھویں
نام کتاب	_____	”اعلیٰ حضرت اور مناظرہ“
تالیف	_____	مولانا محمد جمالی نقشبندی صاحب
سن اشاعت	_____	جولائی ۱۹۹۶ بار اول
ناشر	_____	شعبہ نشر و اشاعت انجمن انوار القادریہ، جمشید روڈ، ۳
تعداد	_____	تین ہزار (۳۰۰۰)
قیمت	_____	

نوٹ: بذریعہ ڈاک منگوانے والے حضرات قیمت اور ڈاک ٹکٹ ارسال کریں۔

انجمن انوار القادریہ ٹرسٹ کے زیر اہتمام وقتاً فوقتاً لوگوں کی اصلاح اور خبر گیری کے لئے

مختلف مسائل اور عنوانات پر کتابیں اور لٹریچر شائع کئے جاتے ہیں۔

یہ کتاب انجمن انوار القادریہ کی اشاعت کی ”تیرھویں“ کڑی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

جو سنی بھائی مناظرے کا شوق رکھتے ہیں ان کے لئے
یابیاب تحفہ بدعتیہ لوگوں کی روک تھام کا ایک ہی راستہ یعنی
”منہ توڑ جواب“

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور مناظرہ

یہ ساتویں کوشش بھی فقیر پیر و مرشد مناظر اعظم اہلسنت علامہ محمد
عبد التواب صدیقی اچھروی مدظلہ العالی کی عند کرتا ہے اور دیگر علماء حق
اہلسنت و جماعت کے نام جن کی قریبوں سے آنے والی نسلوں کو ہمت و
حوصلہ ملتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

میں ”انجمن انوار القادیہ کے جنرل مولا محمد الطاف قادری رضوی کا بھی
مشکوٰۃ ہوں جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں رہنمائی فرمائی اور اسے زیور
طبع سے آراستہ کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد جاگیر نقشبندی
اعلیٰ حضرت کی فوج کا سپہی

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نام روشن و تابندہ ہے :

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام اللہ
علیٰ خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں اور کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ اہلسنت و
جماعت کی آنے والی تسلیں بھی اعلیٰ حضرت کے قلمی علمی اور عملی جلو سے
فائدہ اٹھائیں گی۔ جب تک چاند سورج رہے گا اعلیٰ حضرت کا نام روشن و
تابندہ رہے گا انشاء اللہ

جو کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے ہم آگے چل کر بتائیں گے کہ
اعلیٰ حضرت کے ساتھ مناظرہ کرنے کی کسی مذہب والے میں جرات نہیں
تھی اور نہ اب تک ہے بلکہ آپ کی کسی کتاب کا جو اب قیامت تک کوئی
بدعتیہ نہیں دے سکتا اور زمین و آسمان ٹلید ہیں کہ اہلسنت و جماعت کے
ساتھ مناظرے میں بدعتیہ اور گستاخوں کو ہر میدان میں شکست قاش ہوئی
بلکہ بعض جگہ تو مناظرہ طے کر کے سامنے نہ آئے۔ یا تو خاموشی اختیار کی یا
بھر راتوں رات بھاگ گئے۔ غرض یہ کہ کوئی ایک مناظرہ بھی محافلین
ثابت نہیں کر سکتے کہ ان کو کامیابی ہوئی ہو اور نہ قیامت تک کسی مناظرے
میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ کیوں کہ جھوٹ، دھوکہ و فریب دے کر کوئی
کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی اور یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ بدعتیہ جھوٹ نہ بولیں۔
ان کی تقریر سن کر دیکھ لو ان کی کوئی کتاب اٹھا کر دیکھو تو پتہ چلتا ہے کہ
کیا کیا گل کھلائے ہیں۔ امرتسر میں ایک مناظرہ ہوا تھا جس کا موضوع یہ
طے پایا کہ اپنا حلالی ہونا ثابت کر دیں۔ غیر مقلدین مگر عام تک مناظرہ ہوا

اپنا حلالی ہونا ثابت نہ کر سکے۔ اہلسنت کی طرف سے مناظر محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ہم پوری کتاب میں ہونے والی گفتگو کا ثبوت پیش کرنے کو تیار ہیں۔ جس کا دل چاہے ثبوت دیکھ کر توبہ کر لے۔

اہلسنت کی پہچان :

ہماری کوشش عام فہم انداز میں مناظرہ کے چند اصول اور شرائط لکھنے ہیں تاکہ اہلسنت بدعتیہ کے مکر و فریب سے بچیں۔ سب سے پہلے تو یہ حقیقت جان لیں کہ اہلسنت کا اختلاف تمام بدعتیہ فرقوں سے کیوں ہے۔ دراصل حقیقی اور بنیادی اختلاف غلط عقائد اور گستاخانہ باتوں کی وجہ سے ہے جو ان کی کتابوں میں موجود ہیں۔ جو کہ یہ بات ہر عقل مند آدمی تسلیم کرتا ہے کہ بلکہ مخالفین بھی مانتے ہیں کہ اگر عقیدہ درست ہے تو اعمال بھی درست ہیں اور اگر عقیدہ خراب ہو گیا تو تمام اعمال بے کار اور برباد ہیں۔ اب اس سلسلے میں علمائے حق اہلسنت و جماعت کی پہچان ضروری ہے جو یہ معلوم کرنا چاہے کہ فلاں عالم دین اہلسنت ہے یا نہیں؟ تو اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس سے پوچھا جائے کہ اصل اختلاف کیا ہے۔ اگر وہ بتا دے جو ہم نے اوپر نقل کیا ہے اور وہ یہ بھی بتائے کہ اعلیٰ حضرت نے تمام بدعتیہ پر شرعی طور سے کفر کا فتویٰ دیا ہے، درست ہے اور ان کے نام بتائے۔ تو سمجھ لو وہ اہلسنت میں سے ہے ورنہ اگر اس میں چوں و چرا کرے اور شک کرے تو خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا۔ کیوں کہ کسی بھی عالم حق سے یہ اختلاف پوشیدہ نہیں ہے اور جو چھپانے

کی کوشش کرے تو سمجھ لو کہ دال میں کالا ہے لہذا آج بھی علماء حق کا اعلان عام ہے کہ مخالفین اپنے اکابرین کا ان گستاخیاں کرنے کے بعد ایمان اور اسلام ثابت کرے۔ اگر کسی میں ہمت ہے تو مرد میدان بنے اور تحریری گفتگو کرے۔ ابھی حال ہی میں ایک مخالف نے مجھ سے کہا کہ اعلیٰ حضرت کا ایمان دار ہونا ثابت کر دو۔ فقیر نے جواب دیا منظور ہے۔ اعلیٰ حضرت کا ایمان دار اور عاشق رسول ہونا تمہارے اکابرین سے ثابت کرتا ہوں۔ بس یہ جواب سنتے ہی وہ منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا اور راہ فرار اختیار کی۔

جھوٹ بولنے کا ورلڈ کپ ان کے ہاتھ :

مخالفین اس پالیسی پر عمل پیرا ہیں کہ خوب جھوٹ بولو تاکہ سچ لگنے لگے۔ اسی لئے الزام تراشیاں اور ہر قسم کا جھوٹ بولتے ہوئے ان کو کوئی شرم و غیرت نہیں بلکہ جھوٹ بولنے پر اگر ورلڈ کپ کا انعام رکھا جائے تو یہ انعام مخالفین کو ملے گا۔

اب وہ دوست جو مناظرے کا شوق رکھتے ہیں اور مخالفین کو منہ توڑ جواب دینا چاہتے ہیں تو توجہ کریں۔ خاص طور پر ان حضرات کے لئے عرض جو زیادہ اسلامی معلومات نہیں رکھتے اسلام کے بارے میں نہیں جانتے وہ خبردار بالکل بحث مباحثہ مت کریں اس لئے کہ کوئی غلط بات منہ سے نکل گئی تو نقصان ہوگا اور گنہگار ہوگا تو کیا فائدہ ملے گا۔ بلکہ عام آدمی کا کام یہ ہے کہ جہاں بھی کوئی مخالف اعتراض کرے اپنے علماء حق سے رابطہ کرے اور جواب

دے۔ بلکہ ہو سکے تو وہ اعتراض کرنے والے کو علماء کے پاس لے جائے تو پھر دیکھنا کہ اعتراض کا جواب سن کر کیسا بھگی بلی بن جائے گا اور اگر مخالف علماء حق کے پاس نہ جائے تو پھر سنی کو چاہیئے کہ مخالف سے اعتراض تحریر کرالے اور اس کا جواب علماء سے لا کر اس مخالف کو دے اور اس سے جواب طلب کرے۔ اب اگر وہ دوبارہ جواب نہ لا کر دے تو سمجھ لو کہ بھاگ گیا اور جان چھوٹ گئی۔ کیوں کہ حق آتا ہے تو باطل بھاگ جاتا ہے۔

شرائط مناظرہ :

مناظرہ میں سب سے پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ نیت یہ ہونی چاہیئے کہ حق واضح ہو جائے اور اگر نیت یہ ہو کہ اپنی برتری ثابت کرنی ہے یا مد مقابل کو ہرانا ہے تو ثواب کی بجائے گناہ ہے اور کہیں ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑے۔ جس کے ساتھ مناظرہ ہو، شرائط طے کر کے ہو۔ کیوں کہ مناظر اہلسنت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اصل مناظرہ میں شرائط طے کرنا ہی مشکل کام ہے اور جس کو شرائط طے کرنا آجائے تو وہی سب سے بڑا مناظر ہوتا ہے۔ مناظرہ خود اس قدر مشکل نہیں ہے۔

بس شرائط طے کرنے سے پہلے خوب اچھی طرح غور کرلو۔ اس کے بعد مخالفین سے نام اور اس کی جماعت کا نام اور موضوع طے کر کے لکھوالیں اور دستخط کرا لیں۔ جہاں مناظرہ ہو وہ مسجد یا مدرسہ ہو۔ کسی کا گھر نہ ہو اور اگر مخالف کی طرف جانا ہو تو ذمہ داری لکھوالیں کہ ہر قسم کے فساد اور نقص

امن کے ذمہ دار مخالف ہوں گے۔ اور اگر مخالف کو اپنی طرف بلانا ہو تو پھر اس کو ذمہ داری لکھ کر دو اور یہ بات بھی قابل غور ہے کہ دلائل کا تعلق دلائل اربعہ سے ہے۔ ۱۔ قرآن کریم۔ ۲۔ احادیث ۳۔ اجماع۔ ۴۔ قیاس شرعی۔ یہ باتیں تحریر کرائیں۔

اب یہاں ایک وضاحت کر دوں کہ بعض اوقات ظنی عقائد پر مخالف قطعی دلیل مانگتا ہے تو یاد رکھیں کہ قطعی عقیدہ اور مسئلہ کا ثبوت قطعی دلیل سے اور ظنی عقیدہ اور مسئلہ کا ثبوت دلیل ظنی سے ہوتا ہے۔ شرائط میں ایک چیز کا اضافہ اور بھی کریں کہ مخالف کے اکابرین کی کتابوں سے حوالے۔ کہیں کہ مخالف کے بڑوں نے زیادہ تر دو قسم کے فتوے دیئے ہیں جو خود ان کے خلاف ہیں۔ اس لئے اس شرط پر مخالف بہت مشکل سے راضی ہوتا ہے مگر مناظرہ کا کام ہے کہ وہ کسی طرح بھی اس پر مخالف کو راضی کرائے۔ فقیر کو ایک جگہ جب یہ شرط مخالف سے لکھوانی تھی مگر وہ کسی طرح راضی نہ ہوا تو آخر میں فقیر نے عرض کی کہ تمہارے مولوی کیا عالم نہیں تھے جو تم ان کا انکار کر رہے ہو۔ اگر واقعی تم ان کو اپنے عالم نہیں مانتے تو تحریر کر دو۔ تو مخالف نے کہا کہ میں مانتا ہوں وہ بڑے بڑے عالم تھے۔ فقیر نے عرض کی تو لکھو آخر اس نے لکھ دیا۔

اس کے بعد دن تاریخ اور مہینہ وغیرہ اور وقت لکھوائیں۔ اور جگہ کا تعین کر لیں اور آدمیوں کی تعداد دونوں طرف سے لکھوائیں۔ کسی طرح بھی دونوں طرف سے مقرر کردہ تعداد سے زیادہ آدمی نہ ہوں اور یہ بھی طے کر لیں کہ پہلی تقریر اور آخری تقریر کس کی ہوگی۔ اور دونوں طرف سے تقریر کا وقت

پانچ منٹ یا دس منٹ ہوگا۔ ایک آدمی کو مقرر کر لیں جو یہ بتادے کہ وقت پورا ہو گیا۔ دونوں طرف کے آدمیوں کو سختی سے بتادیں کہ درمیان میں کوئی بھی بات نہیں کرے گا ورنہ اس کو باہر نکال دیا جائے گا۔ بات کرنے کا حق صرف مناظر اور صدر مناظر کو ہوگا۔ اور ایک مناظر کے درمیان دوسرا مناظر نہیں بولے گا۔

ہاں مناظر کی گفتگو میں دوسرا مناظر اور صدر مناظر یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو آیت اور جو حدیث اور جو عبارت پڑھیں ہیں وہ کہاں ہیں۔ کس پارے میں ہیں۔ حدیث کی کتاب کا نام کیا ہے یا حوالہ کیا ہے جیسے صفحہ نمبر یا جلد وغیرہ۔ اگر کوئی مناظر یہ کہے کہ آج مناظرہ چار گھنٹہ ہوگا چاہے فیصلہ ہو یا نہ ہو۔ تو یہ غلط اصول ہے بلکہ جب تک یہ فیصلہ نہ ہو جائے حق پر کون ہے جب تک مناظرہ ہوگا البتہ یہ طے کر سکتے ہیں کہ آج مناظرہ چار گھنٹے ہوگا۔ پھر دوسرے دن ہوگا ورنہ تیسرے دن ہوگا۔

ہم آگے چل کر یہ بھی بتائیں گے کہ شکست کی کتنی صورتیں ہیں اور ان میں سے جس کو وہ صورت پیش آئے وہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ شکست خوردہ کون ہے۔

اور خبردار کبھی بھی سنی وہابی بن کر آپس میں مناظرہ نہ کریں۔ بلکہ اس طرح کر سکتے ہیں کہ اگر مخالفین نے یہ سوال کیا تو اس کا کیا جواب ہونا چاہیئے۔ اسی طرح ایک دوسرے سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ بہر حال ہمارا واسطہ ایسے لوگوں سے ہے جو جھوٹ بولنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ اس لئے شرائط طے کرتے وقت جتنی احتیاط کی جائے کم ہے۔ ایک وجہ یہ

بھی ہے کہ بعض مناظر صرف شرائط طے کرنے سے جیت گئے تو حق واضح ہو گیا اور بد عقیدہ کا منہ کالا ہو گیا۔

ان کے دو فتوے :

ہو سکتا ہے کسی سنی کو خیال آجائے کہ جو شرائط تم نے بتائے ہیں وہ مخالفین اس کتاب کو پڑھ کر معلوم کر لے اور ہمارے لئے استعمال کرے۔ تو جواباً عرض ہے کہ کاش مخالفین اصول اور سچائی کے ساتھ مناظرہ کر لے تو اس کو بھی حق تسلیم کرنا پڑے گا اور اپنے باطل عقیدہ سے توبہ کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔

ان شرائط میں ایک بات اور قابل غور ہے جو مخالفین کے لئے موت کا پیغام ہے۔ وہ یہ کہ مخالفین کے ہر مسئلہ میں اپنے مولویوں کا تضاد موجود ہے کہ ایک مولوی کچھ کہتا ہے اور دوسرا مولوی اس کے خلاف لکھ دیتا ہے۔ مثال کے طور پر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکارنا۔ اس مسئلہ پر ان کا فتویٰ کفر و شرک کا ہے اور مخالفین کے اکابر مولویوں سے یا رسول اللہ پکارنا جائز بھی ہے اور پکارنے کا ثبوت بھی ہے۔ اسی طرح مسئلہ حاضر و ناظر کے متعلق بھی دو قسم کے فتوے مخالفین کے موجود ہیں۔ جس مخالف کا دل چاہے دیکھ کر اپنے گندے عقیدہ سے توبہ کر لے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقت میں نور ہونے پر اور ان کا سایہ نہ ہونے پر بھی دو قسم کے فتوے ہیں اور دونوں طرف ان کے اکابر علماء ہیں۔ ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔

اچھا مکان بنایا رنے کے واسطے
ہم ادھر سے آئے وہ ادھر سے نکل گئے
اس طرح مسئلہ علم غیب عطائی کے متعلق بھی مخالفین کے پاس دو قسم
کے فتوے ہیں بلکہ تین قسم کے فتوے بھی ہیں۔ ان میں ایک قسم تو
ہماری طرح عقیدہ لکھتے ہیں۔ دوسری قسم وہ جو علم غیب تو مانتے ہیں مگر
بعض علم غیب اور تیسرے وہ جو سرے سے علم غیب عطائی کے بھی منکر
ہیں۔ اگر کوئی صاحب یہ تین قسم کے فتوے دیکھنا چاہے تو ہم دکھانے کو
تیار ہیں اور دیکھ کر توبہ کر لیں۔ لہذا ان تمام مسائل پر شرائط میں ان سے
فتویٰ طلب کرو۔ اگر یہ فتویٰ دے دیں تو ان کے مولوی کی عبارت ان کے
سامنے رکھ دو اور پھر دیکھو ان کی حالت یہی ہوگی۔

نہ ہم سمجھیں کوئی بات نہ تم آئے کہیں سے
پسینہ پونچھیں اپنی جبین سے

جھوٹوں پر اللہ کی لعنت :

ایک لطف کی بات اور بتاتا چلوں وہ یہ کہ ان مخالفین سے ہم اہلسنت کا کسی
بھی مسئلہ میں عقیدہ پوچھ کر دیکھو۔ ہو سکتا ہے بغلیں جھانکنے لگے یا پھر
بغلیں بجانے لگے۔ خیر جب یہ ہمارا عقیدہ بتائیں گے جھوٹ ضرور بولیں
گے۔ آزما کر دیکھ لو۔ اس لئے کہ ان کی عمارت جھوٹ پر قائم ہے اور یہ
زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتی۔ ایک مولوی سے فقیر نے پوچھا کہ ہمارا حاضر و
ناظر کے بارے میں عقیدہ بتاؤ۔ تم کو تمہارے بڑوں نے کیا بتایا ہے۔ تو کہنے

لگا کہ تم بریلویوں کا عقیدہ حاضر و ناظر کے متعلق یہ ہے کہ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ جسمانی طور پر حاضر و ناظر مانتے ہو۔ فقیر نے پوچھا ہمارا یہ عقیدہ کس کتاب میں لکھا ہے۔ کہنے لگا کہ کتاب تو مجھے نہیں معلوم مگر زبانی سنا ہے۔

فقیر نے کہا کہ نہ ہمارا یہ عقیدہ ہے اور نہ ہی کسی کتاب میں لکھا ہے۔ اور نہ ہی ہم جسمانی طور پر ہر جگہ حاضر و ناظر مانتے ہیں۔ جب تم کو ہمارے عقیدہ کا ہی نہیں پتہ تو کفر و شرک کے فتوے کس بنیاد پر دیتے ہو بغیر شرعی دلیل کے۔ فقیر نے کہا کہ یہ وظیفہ کیا کرو کہ تھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو۔

مدعی اور مدعا علیہ :

یہاں تک چند باتوں کو امید ہے سمجھ لیا ہوگا۔ اب اگر ہر مسئلہ پر شرائط کی تفصیل لکھی جائے تو یہ کتاب ہزار صفحات سے بھی زیادہ ہو جائے گی جس کا پڑھنا، یاد رکھنا اور خریدنا دشوار ہو جائے گا اس لئے بہت مختصر کرتے ہوئے عرض ہے کہ ہر مسئلہ پر ان مخالفین سے ان کا دعویٰ پوچھا جائے اور اس کے بعد اس دعوے کی دلیل طلب کی جائے کیوں کہ دلیل دینا مدعی کے ذمہ ہے۔ یہاں مخالفین الٹا چکر چلاتے ہیں۔ ہم کو مدعی بنا کر ہم سے دلیل طلب کرتے ہیں۔ جو کہ سراسر اصول فقہ اور مناظرہ کے اصول کے خلاف ہے۔ اگر مخالف زیادہ ضد کرے تو اس سے پوچھیں کہ مدعی اور مدعا علیہ کی تعریف کیا ہے۔ بس پھر دیکھو تماشا۔ آخر اس کو تسلیم کرنا پڑے گا اور اگر کوئی بہت ہی ضدی ہو تو اس کو پھر یہ لکھ کر دینا پڑھے گا کہ ہمارے

کفر و شرک کے فتوے غلط ہیں اور ہم سب سے دستبردار ہوتے ہیں۔ ہم کو شرعی دلیل سے ثبوت دکھا دو۔ تو ہم اس کو اپنے دلائل دکھانے کو تیار ہیں۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ دعوے بھی کر دو اور دلیل بھی پیش نہ کرو۔ یہ دھوکہ اور فراڈ کہیں اور چل سکتا ہے میدان مناظرہ میں نہیں۔ اور شرک و کفر و بدعت کے مسئلہ میں ان سے شرک و بدعت کی تعریف ضرور پوچھنا تاکہ پتہ چل سکے کہ جس میلاد اگر بدعت ہے تو جشن دیوبند سو سالہ کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ ویسے مجھے آج تک ان کے کسی مولوی نے بدعت کی صحیح تعریف نہیں بتائی۔

سو سالہ جشن دیوبند سے یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ ان دیوبندی ٹولے کی عمر کتنی ہے اور یہ یقیناً انگریز ہی کی پیداوار ہے۔ علماء حق کہتے ہیں کہ اس ٹولے کا تعلق شیطان اور اس کی ذریت سے ہے۔

یہ اعمال جائز ہیں :

لہذا اسلام میں یہ اعمال جائز ہیں جس میں کچھ ہم لکھ دیتے ہیں جو یہ ہیں۔

جشن میلاد اور معراج منانا۔ گیارہویں شریف، عرش شریف، تیجہ، دسواں، بیسواں، فاتحہ شریف، نعت خوانی، قرآن خوانی، ذکر کی محفل، انگوٹھے چومنا، اذان سے پہلے اور بعد درود و سلام پڑھنا اور کھڑے ہو کر سلام پڑھنا، قبر پر اذان دینا بعد وفن، یا رسول اللہ پکارنا یا ابومکر صدیق مدو، یا علی مدو، یا غوث اعظم مدو، قیام تقطیعی، عیدین میں گلے ملنا، حلوہ اور سویاں پکا کر کونڈے

میں نیاز کرنا، صحابہ کرام اور اولیاء کے دن منانا، نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا، فرض واجب ست نفل نماز کے بعد دعا کرنا، فرض نماز کے بعد ذکر کرنا۔ ہمارا اعلان عام ہے۔ دنیا میں کوئی مخالف شرعی دلیل سے ان اعمال کو کفر و شرک و حرام بدعت اور ناجائز ثابت نہیں کر سکتا۔ کان کھول کر سن لو اور آنکھ کھول کر دیکھ لو اور سن لو کہ ہم اہل سنت و جماعت کے نزدیک یہی دلیل کافی ہے کہ جس عمل کو شریعت نے منع نہ کیا ہو اور وہ دین سے نہ ٹکراتی ہو وہ جائز ہے۔ ایک بات اور ذہن نشین کر لو کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو جتنا روکو گے وہ اتنا زیادہ اور بڑھتا چلا جائے گا۔

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

بد عقیدگی سے توبہ کر لو :

ایک نسل کو اعلیٰ حضرت نے پوری زندگی تمہاری حقیقت بتائی اب دوسری نسل یا آنے والی نسلوں کو اعلیٰ حضرت کے خادم یہ حقیقت بتائیں گے تم کسی بھی روپ میں نام بدل بدل کر آجاؤ۔ ہم تم کو پہچان لیں گے۔ اور جو سنی بھولے بھالے ان کے دام و فریب میں پھنس گئے ہیں۔ ہم ان کو بتانا چاہتا ہیں کہ ان کے پاس اپنے عقیدہ میں اور کفر و شرک کے فتوے لگانے کی کوئی شرعی دلیل نہیں ہے۔ ہم ان کو اعلان عام کر کے بتانا چاہتے ہیں کہ ہمارے کس عقیدہ پر کتنے دلائل ہم پیش کر دیں۔ شرعی طور پر اور جس دلیل کو تم مانو ہم دکھانے کو تیار ہیں۔ اگر قرآن کریم سے کہو

اگر حدیث سے کہو، اگر اجماع اور قیاس شرعی سے کہو وہ تو ہمارے اگلا مولویوں سے بھی ہر اختلافی مسئلہ پر ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ بتلا تم کس دین کو دیکھ کر بدعتیہ کی سے تو بہ کر لا گے۔

بے غیرت لوگ

دیکھ ان بدعتیہ اور کستانوں سے اصل مسئلہ تو ان کی کمریہ عبارتوں پر ہونا چاہیے۔ ان کی کستانوں اور ان کی عبارت اور عقیدہ ملاحظہ فرمائی کہ اللہ تعالیٰ بھوٹ یوں سکتا ہے۔ ان کا یہ عقیدہ رائج مختلف کستانوں میں وضاحت کے ساتھ لکھا ہے۔ ۱۔ فتاویٰ رشیدیہ ۲۔ برائین باطلہ ۳۔ عبارات اکابر ۴۔ نقش حیات ۵۔ عقیدہ سیر۔

حالانکہ نئی نسل کے دیوبندی وہابی خارجی وغیرہ بھی اس عقیدہ والوں پر دست کرتے ہیں مگر جب پتہ چلتا ہے کہ یہ عقیدہ ہمارے بڑوں کا ہے تو پھر خاموشی اختیار کر لیتے ہیں اور منہ چھپاتے۔ مگر تے ہیں حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ قرآن و حدیث اور اجماع و قیاس کے بعد اپنی کستانوں عبارتوں سے کہہ کر لیتے اور اعلیٰ حضرت کا احسان مانتے مگر یہ عجیب لوگ ہیں کہ احسان مانتے کے بجائے اپنے دشمن بن گئے اور تادیلات کا ایک طوفان کھرا کر دیا اور دوسری طرف اپنی کستانوں سے نئے نئے ثبوت اور الزام کا اعلان شروع کر دیا۔ مگر کب تک آخر ایک دن تو اس بدگمانی جواب دہ ہوا۔ ان کے تمام کام نہ آتے تھے۔ دنیا میں تو تم نے اپنے مولویوں کی عبارت کو قرآن و حدیث سے زیادہ ترجیح دے رکھا ہے کہ نہ تو ان کو درست کرتے ہو۔

مٹاتے ہو۔ آخر ان عبارتوں کو ختم کرنے میں کوئی آہستہ آہستہ کی۔

یہ اہلسنت نہیں

ان کا ایک حربہ بحث خطرناک ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر آپ کو کسی مسئلے کے
بجائے الٹا سوال کر دیتے ہیں حالانکہ اصول یہ ہے کہ سوال کرنے والا جواب دے
نہر سوال کرے۔

اور جو بات بار بار بتا رہے ہیں کہ تحریری شرائط سنت ضروری ہیں۔ جن کو
چھوڑ کر مناظرہ ہوتی نہیں بلکہ اور دوران مناظرہ مخالفین یا ان کو ٹوٹ کرنا
بھی ضروری ہے خاص طور سے بھوٹ زعمیرہ کو۔ اور اگر مخالف ایک ہی
جواب کو بار بار دہرائے تو اس کا جواب صرف ایک دفعہ دینا ہے بار بار نہیں۔
اور ہوسکے تو مناظرے کو ریکارڈ ضرور کرے۔ اس وقت مسک حق اہلسنت و
جماعت کو ہر طرف سے فتنوں کا مقابلہ ہے حد تو یہ ہے کہ جو اہلسنت کو
گالیاں دیتے تھے وہ بھی اپنے آپ کو اہلسنت تحریر کر رہے ہیں۔ میرے پاس
غیر مقلد دہلیوں کی کتاب موجود ہے اس میں انہوں نے اپنے آپ کو
اہلسنت لکھا ہے۔ دوسری کتاب رافضیوں کی ہے وہ اہلسنت اپنے کو فکھ
رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں توحیدی لڑنے کیلئے والی انہوں نے بھی اپنے
آپ کو اہلسنت کہا شروع کر دیا۔ قیام نے ان سب کو ایک ایک خط لکھے
کہ تم کو اپنے مذہب سے جدا نہیں کی جو اہلسنت ہیں آگے اور پچھے اہلسنت
مکے عقیدے کیا ہیں۔ ان کی لکالی کیا ہے؟
مگر کسی کو جواب دینے کی ہمت نہ ہو۔

ایک وقت تھا کہ دیوبندی بھی اپنے آپ کو وہابی کہلانے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ اہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ یہ بھی اپنے آپ کو اہلسنت کہتے ہیں مگر ثابت نہیں کر سکتے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ہم سب کو ہمت کرنا ہوگی :

مسلمانوں اس بات کا یقین کر لو کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ یہ عمل پسند ہے کہ اللہ کے دوستوں سے دوستی اور اسکے دشمنوں سے دشمنی کرنا۔ فقیر حقیر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم سے تمام اولیاء کے سردار غوث اعظم کے فیضان سے اور اعلیٰ حضرت کی فوج کا ادنیٰ خادم ہونے کے ناطے پیر مرشد اور ماں باپ کی دعاؤں سے اعلان عام کرتا ہے۔ اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے کسی بھی ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی، بت پرست، مجوسی اور دیرئے سے مناظرہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

اور وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ اہلسنت کے مناظر دنیا سے چلے گئے وہ سن لیں کہ ان مناظر کے شاگرد زندہ ہیں اور کوئی دیوبندی، وہابی، خارجی، رافضی پرویزی، مرزائی، توحیدی، جماعتی وغیرہ وغیرہ جس کا دل چاہے اپنے باطل عقیدہ پر ہم سے گفتگو کر لے اور توبہ کر کے تجدید ایمان کر کے اسلام میں داخل ہو جائے۔ کیوں کہ جنگل میں گیدڑ ہزار ہی کیوں نہ ہوں ان کو ایک شیر کافی ہے۔ اپنے گھر بیٹھ کر یہ کہنا کہ میں بہت بڑا پہلوان ہوں یہ تو سب کہتے ہیں مگر پتہ اس وقت چلتا ہے جب پہلوان اکھاڑے میں آتا ہے۔ لہذا جس

میں دم خم ہو وہ آئے میدان مناظرہ میں۔

شکست کی صورتیں :

اب ہم یہاں شکست کی صورتیں لکھ رہے ہیں جو بہت زیادہ فائدہ مند ہیں۔ پہلی تو یہ ہے کہ جو مناظر وقت، دن اور تاریخ طے کرنے کے بعد جگہ پر نہ آئے۔

دوسری یہ ہے کہ مناظر اپنے مد مقابل کے جواب میں خاموشی اختیار کرے۔

تیسری یہ ہے کہ مناظر موضوع سے ہٹ کر گفتگو شروع کر دے۔

چوتھی یہ ہے کہ مناظر جواب دینے کے بجائے بھاگنے کی کوشش کرے۔

پانچویں یہ ہے کہ مناظر اپنی کتابیں چھوڑ کر یا لے کر بھاگ جائے۔

چھٹی یہ ہے کہ مناظر ایک ہی جواب پر ضد کرتا رہے۔

ساتویں یہ ہے کہ صدر مناظرہ فیصلہ کر دے اور وہ نہ مانے۔

آٹھویں یہ ہے کہ آیت غلط پڑھے اور غلط ترجمہ کرے۔ بتانے پر بھی غلطی تسلیم نہ کرے تو وہ بھی شکست خوردہ ہے۔

نویں یہ ہے کہ مناظر نماز کے بہانے چلا جائے اور واپس نہ آئے۔

دسویں یہ ہے کہ مناظر اپنی شکست کا اعلان کرے اور تحریر بھی لکھ کر دے۔

گیارہویں یہ ہے کہ جو شرائط طے ہوئی ہوں ان کے خلاف چلے۔

بارہویں یہ ہے کہ جن کتابوں کے نام دلائل دینے کے لئے طے ہوئے ہیں وہ

ان سے ہٹ کر حوالے دے۔

تیرھویں یہ ہے کہ مناظر خاموش ہو جائے تو معاون مناظر گفتگو شروع کر دے۔

چودھویں یہ ہے کہ مناظر جھوٹ بولے اور توبہ نہ کرے۔

پندرھویں یہ ہے کہ مناظر بے ہوش ہو جائے یا پیشاب نکل جائے۔

شوق مناظرہ :

دل تو چاہتا ہے کہ مناظرے کی باتوں کو لکھتا رہوں مگر اعلیٰ حضرت کے متعلق بھی لکھنا ہے۔ ویسے فقیر کی چھ کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں جن کا جواب کئی سال ہو گئے کوئی نہ دے سکا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس میں ان کے مولویوں سے ثبوت دیئے ہیں اور دینے کا وعدہ کیا ہے۔ مگر یہ قرآن و حدیث کے واضح فیصلہ کے بعد بھی اپنے مولویوں کو غلط اور گستاخ کہنے کے لئے تیار نہیں اس لئے ہم یہ بات کہنے میں حق بجانب ہیں کہ انہوں نے قرآن و حدیث کے فیصلے کو پس پشت ڈال دیا ہے اور اپنے مولویوں سے بڑھ کر ان کے پاس کوئی چیز نہیں۔

فقیر کی کتابوں سے متعلق مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ جہاں جاتا ہوں عوام اہلسنت ایک ہی بات پوچھتے ہیں کہ اب کون سی کتاب لکھ رہے ہو اور بعض احباب نے ایک مشورہ دیا ہے کہ ان سب مناظروں کو جو چالیس کے قریب ہیں ایک جگہ جمع کر دیا جائے۔ فقیر نے معذرت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر کوئی صاحب یہ کام کر لیں تو میری طرف سے اجازت ہوگی اور وہ اپنی انجمن یا تنظیم کا نام بھی لکھ سکتے ہیں۔ مگر مجھ سے یہ نہیں ہوگا۔ اب

علماء اہلسنت اور عوام کو مسلک کے لئے وقت نکالنا پڑے گا اور ان تمام فتنوں کو روکنا ہم سب پر فرض ہے۔ یہ لمحہ فکر یہ ہے۔

اعلیٰ حضرت اور مناظرہ :

اب آئے اعلیٰ حضرت سے متعلق چند باتیں پڑھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ ایک دفعہ غلطی سے شیعہ حضرات نے مناظرہ کا چیلنج دے دیا۔ ان دنوں اعلیٰ حضرت کی طبیعت سخت ناساز تھی اور وہ حکیم نیم شیعہ تھا اور شیعہ حضرات سے اس کا رابطہ تھا۔ حکیم نے یقین دلایا کہ تم مناظرے کا چیلنج دیدو اور جب مناظرہ کا دن آئے گا میں کہہ دوں گا کہ جناب آپ مناظرہ نہیں کر سکتے۔ خیر اعلیٰ حضرت نے مناظرے کا چیلنج قبول کیا اور چند سوالات وضاحت کے لئے لکھ کر دیدیئے۔ جب مناظرے کا دن آیا تو حکیم نے کہا کہ حضرت آپ اس حالت میں مناظرہ نہیں کر سکتے۔ اعلیٰ حضرت نے جو جواب دیا وہ سنہری حروف میں لکھنے کے لائق ہے۔ آپ نے فرمایا حکیم صاحب مجھے مناظرے میں مرجانا تو منظور ہے مگر مناظرہ سے بچ کر زندہ رہنا منظور نہیں۔ جب یہ جواب شیعہ حضرات کو پتہ چلا بس پھر کیا تھا۔ خاموش رہنے میں ہی عافیت سمجھی۔ اور ان سوالات کے جوابات بھی شیعہ نہیں دے سکے۔ اور ان کے متعلق یہ بھی عرض ہے کہ اگر وہ سوالات کا جواب دینے بیٹھتے تو سنی ہو جاتے۔

بعد کا یوں بیکار ہے :

شان اعلیٰ حضرت کہ جب اعلیٰ حضرت زندہ رہے کسی کو جواب دینے کی ہمت نہ ہوئی اور جب آپ کا وصال ہو گیا تو بس پھر کیا تھا جیسے مردہ زندہ ہو گئے یا گو گئے کو زبان مل گئی۔ حالانکہ بعد میں جو اعلیٰ حضرت پر اعتراض کئے گئے اگر ان میں کچھ زور ہوتا تو گنگوہی، نانوتوی، تھانوی، ابیٹھوی کرتے۔ مگر یہ سب اپنے بلوں میں خاموش تماشائی بنے رہے۔ لیکن آج کل ان کے ماتے والے مرغے کی ایک ٹانگ کی طرح سب یہی رونا روتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے حریم شریفین میں ہمارے بڑوں کی عبارات توڑ مروڑ کر پیش کیں۔ جواباً عرض ہے کہ اس وقت یہ بڑے تو زندہ تھے وہ سامنے آجاتے اور حریم شریفین کے علماء کے سامنے جا کر بتاتے کہ جناب عزت مآب ہماری عبارتوں کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ اصل عبارتیں یہ ہیں۔ آخر کس نے روکا تھا ان کو سامنے جانے سے۔ معلوم ہوا کہ اگر سچے ہوتے تو ضرور سامنے آجاتے۔ چلو وہاں نہ سہی کم از کم ہندوستان میں ہی اس شیر کا مقابلہ کیا ہوتا اور کوئی جواب دیا ہوتا۔

مگر افسوس کہ مر کر مٹی میں مل گئے۔ نہ توبہ کی اور نہ سامنے آنے کی ہمت کی۔ کفر کے فتوے لگنے کے بعد ۱۵ سال تک گنگوہی، ۲۲ سال تک ابیٹھوی اور تھانوی ۲۹ سال تک زندہ رہے اور جواب نہ دیا اور امت میں عظیم فتنہ و فساد چھوڑ گئے مگر جواب دینے کی جرات نہ کی۔

اب ان کے چیلے منہ کھول کر باتیں کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے ہمارے

علماء کو کافر بنایا۔ شاید اعلیٰ حضرت نے ان کو ٹیلی فون کیا ہوگا کہ تم کافر بن جاؤ۔ واہ بھئی واہ۔ اور وہ کافر ہو گئے۔

یہ اعلیٰ حضرت کا احسان ہے :

ارے ظالمو! اعلیٰ حضرت نے ان کو کافر نہیں بنایا بلکہ بتایا کہ تم نے کفر کیا ہے اور قرآن و حدیث کی روشنی میں ان کی گستاخی ثابت کی اور شرعی تقاضے پورے کئے جو ایک مجدد کی شان ہے۔ ایک اعتراض مخالفین کے جاہل مولوی کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے ہمارے علماء سے پوچھا تک نہیں اور کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ جواباً عرض ہے کہ اگر تمہارے پاس سچائی نام کی کوئی چیز نہیں تو کوئی بات نہیں۔ دنیا میں ابھی سچائی موجود ہے اور اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ اعلیٰ حضرت نے ان کو خطوط رجسٹری کئے جو ان مولویوں نے وصول کئے وہ ثبوت بھی موجود ہیں جس کا دل چاہے ہم سے طلب کرے اور توبہ کرے۔

اتمام حجت :

آئیے اعلیٰ حضرت کے خطوط کی چند باتیں بھی نقل کرتے ہیں شاید یہ جھوٹ اور الزام سے باز آجائیں مگر یہ امید کم ہی ہے۔ ایک طریقہ تو خطوط کا تھا اور دوسرا طریقہ اس طرح کر کے حجت قائم کی۔ ایک مجموعی کتاب جس میں دیوبندی، وہابی گستاخیاں اور انکا رد شائع کیا تھا اور ابھی کفر کا فتویٰ نہیں دیا تھا۔ جس میں سے بیس سوالات لکھ کر ایک وفد کو تھانوی کے پاس روانہ

کیا کہ ان باتوں کا جواب دیں تاکہ کل کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم کو بتایا نہیں یا ہم سے پوچھا نہیں۔ اب تھانوی وہ سوالات دیکھ کر اور اپنی عبارتیں اور اس کے متعلق سوالات دیکھ کر جو حالت ہوئی وہ دیکھنے والی ہوگی۔ اس کا اندازہ ان کے الفاظ سے ہر شخص آسانی لگا سکتا ہے کہ :

تھانوی صاحب یولے ایک نہ ہزار نہ معاف کیجئے۔ میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں جو شخص تم سے دریافت کرے اسے ہدایت کرو۔ طبیب کا کام نسخہ لکھ دینا ہے یہ نہیں کہ مریض کی گردن پر چھری رکھ دے کہ تو پی لے۔ میں جو کچھ کہہ چکا ہوں کہوں گا مجھے معقول بھی کر دیجئے تو وہی کہے جاؤں گا۔ مجھے معاف کیجئے۔ آپ جیتے میں ہارا۔
حوالہ دکھانے کو تیار ہیں۔

اشرف علی تھانوی کی ہٹ دھرمی :

یہ ہیں ان کے حکیم الامت اور ان کی ضد کہ اپنی شکست منظور کر لی مگر گستاخی کے الفاظ واپس نہ لئے۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے علماء دیوبند سے پوچھا بھی نہیں اور کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ اور الفاظ دیکھ کہ وہی کہوں جو کہہ چکا۔ یعنی ساری دنیا بھی میری عبارت پر کفر کا فتویٰ لگا دے تب بھی بس ایک ہی بات کہوں گا۔

اگر اعلیٰ حضرت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے تو شرعی حق ادا کیا ہے اور فقہا کرام سے فتوے نقل کئے ہیں۔ اب کس کس سے نفرت کرو گے۔

علماء دیوبند کا کفر کے فتوے پر اقرار
اور اعلیٰ حضرت کے فتوے کی تصدیق
حالانکہ دیوبند کے مرتضیٰ حسن نے علماء دیوبند پر کفر کا فتویٰ تسلیم کیا ہے اور
کہا ہے کہ اعلیٰ حضرت ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔
دیکھو کتاب الشدا العذاب۔

اعلیٰ حضرت کا خط :

اعلیٰ حضرت نے جو آخری خط تھانوی کو ارسال کیا ملاحظہ ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علی من اتبع الهدی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فقیر بارگاہ عزوجل تو مدتوں سے آپ کو دعوت دے رہا ہے اب حسب معاہدہ
و قرار داد مراد آباد پھر محرک ہے کہ آپ کو سوالات و مواخذات حسام
الحریم کی جواب دہی کو آمادہ ہوں۔ میں اور آپ جو کچھ کہیں لکھ کر کہیں
اور سنادیں اور وہ دستخط پرچہ اس وقت فریق مقابل کو دیتے جائیں کہ فریقین
میں سے کسی کو کہہ کر بدکنے کی گنجائش نہ رہے۔ معاہدہ میں ۲۷ صفر مناظرہ
کے لئے مقرر ہوئی ہے۔ آج ۱۵ صفر کو اس کی خبر مجھ کو ملی ہے۔ گیارہ
روز کی مہلت کافی ہے۔ وہاں بات ہی کتنی ہے۔ اسی قدر کہ یہ کلمات شان
اقدس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے توہین ہیں یا نہیں۔ یہ بعونہ تعالیٰ دو
منٹ میں اہل ایمان پر ظاہر ہو جائے گا۔ لہذا فقیر اللہ تعالیٰ کی قدرت و

رحمت پر توکل کر کے یہی ۲۷ صفر اس کے لئے مقرر کرتا ہے۔ آپ فوراً قبول کی تحریر اپنی مرد ستھلی روانہ کریں اور ۲۷ صفر کو صبح مراد آباد میں ہوں اور آپ خود اس امر کو طے کر لیں۔ اپنے دل کی آپ جیسی بتا سکیں گے وکیل کیا بتائے گا۔ یہ معاملہ کفر و اسلام کا ہے۔ اس میں وکالت کیسی؟ اگر آپ خود کسی طرح سامنے نہیں آسکتے تو وکیل ہی کا سہارہ ڈھونڈیے تو یہی لکھ دیجئے۔

اتنا تو حسب معاہدہ آپ کو لکھنا ہوگا کہ وہ وکیل مطلق ہے۔ اس کا نام ساختہ، پرواختہ قبول و سکوت نکول و عدول سب آپ کا ہے اور اس قدر اور بھی لکھنا ہوگا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اگر آپ کا وکیل مغلوب یا محترف یا ساکت یا فار ہوا تو کفر سے توبہ علی الاعلان آپ کو کرنی ہوگی اور چھاپنی ہوگی کہ توبہ میں وکالت ناممکن ہے اور اعلانیہ کی توبہ، اعلانیہ لازم ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آخری بار آپ ہی کے سر رہتا ہے کہ توبہ کرنی ہوئی تو آپ ہی پوچھے جائیں گے۔ پھر خود ہی اس دفع اختلاف کی ہمت کیوں نہ کریں؟ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے کو آپ تھے اور بات بنانے دوسرا آئے۔ آپ برسوں سے ساکت اور آپ کے حواری دفع نجات کی سعی بے حاصل کرتے رہے ہیں۔ یہ آخر دعوت ہے اس پر بھی آپ سامنے نہ آئے تو الحمد للہ میں فرض ہدایت ادا کر چکا۔ آئندہ کسی غوغا پر التفات نہ ہوگا۔ منوا دینا میرا کام نہیں۔ اللہ عز و جل کی قدرت میں ہے۔

فقیر احمد رضا خان قادری عفی عنہ

دیوبندی جھوٹ بولتے ہیں :

اس طرح کے خطوط کفر کے فتوے سے پہلے بھی دیئے تھے اور بعد میں بھی۔ مگر تھانوی کا منہ نہ کھلا کہ بتاتے حسام الحرمین میں میری عبارتوں کو توڑ مروڑ کر پیش کیا۔ آج دیوبندی جھوٹ بولتے ہیں۔ الزام لگاتے ہیں۔ اس کا ثبوت تھانوی کی خاموشی ہے۔ جب تھانوی نے یہ الزام نہیں لگایا یا اور کوئی صفائی پیش نہیں کی تم کون ہوتے ہو جھوٹ بولنے والے۔ جس پر کفر کا فتویٰ ہے جب وہی خاموش ہے تو تمہاری بات کا اعتبار کون کرے گا۔ اور پھر تھانوی نے اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد حفظ الایمان کی عبارت میں تبدیلی کی مگر توبہ نہ کی۔ جب عبارت گستاخانہ تھی ہی نہیں تو تبدیل کیوں کر لی۔

پھر اس کا جواب بھی اعلیٰ حضرت کے صاحبزادے نے دیا کہ تھانوی کو دعوت ہے۔ اس ایمانی معاہدہ کی طرف جن کی ابتدا ہم خود کریں۔ ہم سچے دل سے اقرار کرتے ہیں کہ اگر آپ نے ان سب سوالات کا جدا جدا معقول جواب لکھ دیا تو ہم صاف اعلان کریں گے کہ حفظ الایمان پر تکفیر غلط تھی اور اگر آپ ایماناً سمجھ لیں کہ الزام لا جواب ہے تو خدا کو مان کر انصافاً قبول دیں کہ واقعی حفظ الایمان کتاب میں آپ نے کفر لکھا ہے اب مسلمان ہوتے ہیں۔

مفتی اعظم ہند کے سوالات :

مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب وقعات السنن میں ۱۲۳

سوالات کئے۔ نہ تو تھانوی نے جواب دیا اور نہ ہی دیوبند کی پوری جماعت
میں سے کسی نے۔ ہم آج بھی دعوت دیتے ہیں تمام دیوبندیوں کو جو کوئی
ایمان راستے کی طرف قدم بڑھانا چاہے اور ان سوالات کا جواب دینا چاہے
تو ہم وہ سوالات نقل کر سکتے ہیں لیکن اگر جواب معقول نہ دیا تو تھانوی کے
کفر کا اقرار کرنا پڑے گا اور تجدید ایمان کرنا پڑے گا۔

ہے کوئی مرد میدان

دعوت مناسکرہ ہے :

ہم اختلاف امت کو دور کرنے میں مختص ہیں اور اس کے لئے فیصلہ کن
مکتبہ تحریر کرنا چاہتے ہیں تاکہ روزِ روز کے اختلاف کو ایک دفع ختم کیا جاسکے۔
اگر مخالفین میں سے کسی کو امت کا درد ہے اور وہ اختلاف کو ختم کرنے میں
مختص ہے تو وہ توجہ کرے ورنہ یہ اتمامِ حجت ہے۔ کل قیامت میں نہ کہنا
کہ اگر کوئی ہم کو دعوت ایمان دیتا تو ہم قبول کر لیتے۔ لہذا فقیر نے مناظرہ
کے لئے علماء اہلسنت و جماعت کو راضی کر لیا ہے کہ وہ عالمی سطح یا ملکی سطح
پر مناظرہ کریں تاکہ حق و باطل واضح ہو جائے اور ساری دنیا کو پتہ لگ جائے
کہ گستاخ کون ہے اور با ادب کون ہے۔ امت کو لڑوا کر پیٹ کا دھندا
کرنے والے کون ہیں اور علماء حق دین کی خاطر تن من و حسن قربان کرنے
والے کون ہیں۔ اب مخالفین کو چاہیے کہ اپنے علماء کو راضی کریں اور خدا

کا واسطہ دیں کہ اپنی صفائی پیش کریں اور جو راضی نہ ہوں ان کا چندہ بند کر دیں اور جو راضی ہوں جلد از جلد ان کے نام پیش کریں تاکہ ہم بھی اپنے مناظرین کے نام پیش کر دیں اور یہ مھر موضوع طے کریں اور یہ مھر تاریخ، وقت اور جگہ کا تعین ہو جائے۔ اور اب بھی اگر کوئی راہ فرار اختیار کرے تو یقین کر لو وہ اور اس کا مذہب جھوٹا باطل اور گمراہ ہے اور اپنے اکابر کی گستاخانہ کفریہ عبارتوں کو جانتے ہوئے بھی حق واضح نہیں کرنا چاہتا تو وہ بھی گستاخ اور کافر ہے۔

مرنے سے پہلے مان جاؤ :

لہذا مناظرہ اسی پر ہوگا جو اصل اور بنیادی اختلاف ہے۔ ورنہ فروعی مسائل میں اختلاف تو خود دیوبندیوں سے ثابت ہیں۔ جس مسئلہ پر چاہیں ثبوت دیکھ کر توبہ کر لیں۔

ورنہ یاد رکھو مرنے کے بعد اپنا عقیدہ درست کیا تو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ کیوں کہ مرنے کے بعد تو سب ہی مان لیتے ہیں مگر فائدہ تو اس وقت ہوگا جو مرنے سے پہلے اپنی گستاخیوں سے توبہ کرے اور توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام ایمان

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :

ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم، تو اس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو، جیسے تمہارے باپ، تمہارے استاد، تمہارے پیر، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے بڑے، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے حافظ، تمہارے مفتی، تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کے باشد، جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کریں، اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت، ان کی محبت کا نام و نشان نہ رہے۔ فوراً ان سے الگ ہو جاؤ، ان کو دودھ سے بکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، ان کی صورت، ان کے نام سے نفرت کھاؤ، پھر نہ تم اپنے رشتے، علاقے، دوستی، الفت کا پاس کرو نہ اس کی مولویت، مشیخت، بزرگی، فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بناء پر تھا۔ جب یہ شخص ان ہی کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا؟ اس کے جے عمامے پر کیا جائیں۔ کیا بہتیرے یہودی جے نہیں پہنتے؟ عمامے نہیں بلند ہتے؟ اس کے نام و علم و ظاہری فضل کو لے کر کیا کریں؟ کیا بہتیرے پاوری، بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم و فنون نہیں جانتے اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی اس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نبھائی یا اسے ہر برے سے بدتر برانہ جانا یا اسے برا کہنے پر برا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پروائی منائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو اللہ اب تم ہی انصاف کر لو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے، قرآن و حدیث نے جس پر حصول ایمان کی مدار رکھا تھا اس سے کتنی دور نکل گئے۔ مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہوگی وہ ان کے بدگوئی و قعت کر سکے گا اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو، کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا۔ اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو، واللہ اپنے حال پر رحم کرو۔

(تمہید ایمان صفحہ 6/7 مطبوعہ لاہور)

کنز الایمان

حضرات مہتمم

اور حاضر میں اس وقت قرآن مجید کے بے شمار تراجم شائع ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔
 یعنی کنز الایمان (ایمان کا خزینہ) ان تمام تراجم میں اپنا عملی نہیں رکھتا مگر تراجم میں
 قرآن مجید میں جگہ جگہ اپنی عقلی بنیاد پر عیوب و نقائص کو شامل کیا گیا ہے۔
 اپنی عقلی بنیاد پر قرآن مجید کے مضموم اور منشاء الہی سے ہٹ کر خود ساختہ مطالب بیان کئے گئے ہیں۔
 عظیم انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جو اصل ایمان ہے اس عقیدے میں غلط بیانی اور گمراہی سے کام لیا گیا
 ہے۔

اولیاء اللہ کی عظمت کو ختم کرنے کے لئے جنوں کی مذمت والی آیات ان پر چسپاں کی گئی ہیں۔
 قرآن مجید کے ترجمے کے لئے شان نزول، احادیث کریمہ اور معجز اسلامی تفسیر کی بجائے اپنی ذاتی رائے
 سے قرآن پاک کا ترجمہ کیا ہے۔

عظمت قرآن شانے میں اے جاہلوں کوئی کسر بھی چھوڑی
 مال کی خاطر دین بھی چھوڑا غیرت ایمان و مسلمانی بھی چھوڑی
 یقیناً یقیناً کوئی مسلمان یہ نہیں چاہے گا کہ وہ خود ایسا ترجمہ قرآن پڑھے یا دوسروں کو تحفے میں دے بلکہ تمنائے
 مسلم تو یہ ہوگی کہ ایسا ترجمہ قرآن پڑھے یا دوسروں کو تحفے میں دے جو

--- شان الوہیت کا پاسبان ہو۔ --- ناموس رسالت کا نگہبان ہو۔

--- عظمت اہل بیت و صحابہ کرام کا ضامن ہو۔ --- اولیاء اور صالحین کی عظمت کا امین ہو۔

--- معجز تفسیر اور احادیث کریمہ کا ترجمان ہو۔ --- فصاحت و بلاغت میں عالی شان ہو۔

--- گستاخیوں اور گمراہ کن عقائد سے پاک ہو۔ --- بے ادبی و بے حرمتی سے صاف ہو۔

الحمد للہ ان محاسن کا مرتفع کنز الایمان ہی ہے جس میں ہر مقام پر رب تقدیر کی شان اور عزت و ناموس
 انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صالحین کے ادب و احترام کو خاص کر ملحوظ رکھا گیا ہے۔

لہذا ایسا ترجمہ قرآن جو علمی، لغوی و اصطلاحی، ادبی اور خاص کر اعتقادی حسن کا جیکر ہو کسی عاشق
 ہی کے قلم کا شاہکار ہو سکتا ہے۔

ہاں! ہاں!!! یہ ترجمہ قرآن "کنز الایمان" عاشقوں کے امام، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، پروانہ شمع
 رسالت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہی ہے۔ تمنائے
 مسلم پوری ہوئی۔ قرآن کی روح تک پہنچنے کے لئے ترجمہ قرآن خریدتے وقت یا دوسروں کو تحفہ دیتے وقت
 کنز الایمان کا عظیم نام ضرور یاد رکھیں۔ شاہی بیابان میں دولہا دلہن کو تحفے میں کنز الایمان ہی دیں۔

خدمت قرآن پاک کی وہ لاجواب کی
 راضی رضا سے صاحب قرآن ہے آج بھی

حینائے سُنیت کا پیغام



- ☆ نماز، روزہ و دیگر فرائض، واجبات اور سنتوں کی پابندی کیجئے۔
- ☆ قرآن مجید کا ترجمہ کنزالایمان ضرور پڑھا کیجئے۔
- ☆ گستاخان رسول و صحابہ اور اولیاء کے گستاخوں سے بچا کیجئے۔
- ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا پرچار کیجئے۔
- ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر مانجئے۔
- ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر ضرور ضرور انگوٹھے چومیں۔
- ☆ مساجد میں بوقت اذان صلوٰۃ و سلام پڑھنا رائج کیجئے۔
- ☆ ہر جمعہ کی نماز کے بعد مسجدوں میں کھڑے ہو کر ضرور سلام پڑھیں۔
- ☆ ہر مشکل میں یا اللہ ۛ مدد - یا رسول اللہ ۛ مدد کہا کیجئے۔
- ☆ گیارہویں شریف، نیاز و فاتحہ اور دیگر معمولات اہلسنت پر عمل کیجئے۔
- ☆ ۳ ربیع الاول کے دن جلوس میں ضرور شرکت کیجئے۔
- ☆ محفل نعت میں آیا کیجئے۔
- ☆ اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری دیا کیجئے۔

صدر، امام، انجمن انوار القادریہ
 محمد صالح دہلوی کے لئے فون 421463 ۱۱ آئی۔ بی۔ ٹی
 مرکزی دفتر ۱۵۰/۸ حیدر آباد کلاں